## 12364 ـ شوال میں شادی منحوس ہونے کی بدعت

**سوال**

لوگ کہتے ہیں کہ شوال میں شادی کرنا صحیح نہیں، کیا یہ بات صحیح ہے ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

ابن منظور رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" شوال معروف مہینوں میں سے ایك مہینہ ہے، جو رمضان المبارك كے بعد آتا ہے اور حج كے مہینوں میں پہلا مہینہ ہے "

كہا جاتا ہے كہ:

اس كا نام اس لیے ركھا گیا كہ اوٹنی كا دودھ كم اور ختم ہو جاتا تھا، سخت گرمی اور تری كے انقطاع میں ایسا ہی ہوتا ہے ... عرب لوگ اس ماہ میں عقد نكاح كرنا بدشگون سمجھتے تھے، ان كا كہنا تھا كہ منكوحہ عورت بالكل اسی طرح خاوند سے دور اور رك جاتی ہے جس طرح اونٹنی اونٹ سے دور رہتی اور اپنی دم مارتی ہے، چنانچہ نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان كی اس بدشگونی كو ختم اور باطل كیا.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان كرتی ہیں كہ:

" رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ شوال میں نكاح كیا، اور میری رخصتی بھی شوال میں ہوئی، نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كے نزدیك میرے علاوہ اور كونسی عورت زیادہ نصیبے والی تھی ؟ "

مسند احمد ( 6 / 54 ) یہ الفاظ مسند احمد كے ہیں اور امام مسلم نے كتاب النكاح ( 2 / 1039 ) حدیث نمبر ( 1423 ) اور امام ترمذی نے ابواب النكاح ( 2 / 277 ) حدیث نمبر ( 1099 ) میں روایت كیا اور اسے حسن صحیح كہا ہے، اور نسائی نے كتاب النكاح باب تزویج فی شوال ( 6 / 70 ) اور ابن ماجہ نے كتاب النكاح ( 1 / 641 ) حدیث نمبر ( 1990 ) میں روایت كیا ہے. اھـ

دیكھیں: لسان العرب مادۃ شوال ( 11 / 277 ).

عرب کا شوال میں شادی سے بدشگونی کا سبب یہ اعتقاد تھا کہ عورت اپنے خاوند کے قریب نہیں جاتی جس طرح اونٹنی اونٹ کو اپنے قریب آنے سے دم کے ساتھ روک دیتی ہے.

ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے ساتھ شوال میں دخول اور رخصتی ان لوگوں کے وہم اور اعتقاد کا رد ہے جو دونوں عیدوں کے درمیان عورت سے رخصتی ناپسند کرتے ہیں کہ کہیں ان میں جدائی ہی نہ ہو جائے، حالانکہ یہ کچھ بھی نہیں " اھـ

دیکھیں: البدایۃ والنھایۃ ( 3 / 253 ).

شوال میں شادی کی بدشگونی والا معاملہ باطل ہے، کیونکہ بدشگونی اس بدفالی میں شامل ہوتی ہے جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کرتے ہوئے فرمایا:

" نہ تو متعدی ہے اور نہ ہی بدفالی و بدشگونی "

دیکھیں شرح صحیح مسلم للنووی ( 14 / 218 - 219 ).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے:

" بدفالی اور بدشگونی شرك ہے "

مسند احمد ( 1 / 440 ) اور ابو داود نے کتاب الطب ( 4 / 230 ) حدیث نمبر ( 3910 ) اور ترمذی نے ابواب السیر ( 3 / 84 - 85 ) حدیث نمبر ( 1663 ) اور اسے حسن صحیح کہا ہے، اور ابن ماجہ نے کتاب الطب ( 2 / 1170 ) حدیث نمبر ( 3538 ) اور امام حاکم نے المستدرك کتاب الایمان ( 1 / 17 - 18 ) میں روایت کرنے کے بعد کہتے ہیں: اس کی سند صحیح اور اس کے رواۃ ثقات ہیں لیکن بخاری و مسلم نے اسے روایت نہیں کیا اور امام ذہبی نے التلخیص میں اس کی موافقت کی ہے.

امام نووی رحمہ اللہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث کی شرح کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" اس حدیث میں ماہ شوال میں شادی کرنے اور شادی کروانے اور رخصتی کرنے کا استحباب پایا جاتا ہے، اور ہمارے اصحاب نے اس کا استحباب بیان کیا اور اس حدیث سے استدلال کیا ہے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے اس کلام سے دور جاہلیت کی عادت کا رد کیا ہے، آج عوام کے ہاں ماہ شوال میں

شادی مکروہ اور ناپسند سمجھنے کا خیال اور وہم پایا جاتا ہے یہ باطل ہے اس کی کوئی دلیل نہیں، اور یہ جاہلیت کے آثار میں سے ہے، وہ اس سے بدشگونی لیتے تھے کہ شوال کا معنی رکنا ہے.. " اھـ

دیکھیں: شرح صحیح مسلم للنووی ( 9 / 209 ).